ہدایتُ القرآن (۱۵)

مولانا محمد نقی امینی

قوم بنی اسرائیل کی احسان فراموشی وگمراہی

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا تا وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

اے بنی اسرائیل میرے انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور میں نے دنیا جہان والوں پر فضیلت دی[1] اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اس کے لئے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اس کی طرف سے کوئی بدلہ لیا جائے گا اور نہ اس کی مدد کی جائے گی[2]

لہ پہلے خاص طور سے علم وفضل کے انعام کا ذکر تھا جو دین وشریعت کی راہ سے انہیں حاصل ہوا تھا۔ اب خاص طور سے قیادت وسرداری کے انعام کا ذکر ہے۔ یہ بھی انہیں (بنی اسرائیل) دین وشریعت ہی کی راہ سے حاصل ہوئی تھی۔ علم وفضل کے لئے یا قیادت وسرداری کے لئے بنی اسرائیل کا انتخاب اور قوموں کے مقابلہ میں اہلیت ولیاقت کی بنا پر تھا۔ کسی جانب داری یا رعایت کی بنا پر نہ تھا جیسا کہ دوسری جگہ ہے:

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (دخان: آیت ۱۲) — اور ہم نے اپنے علم سے دنیا جہان والوں کے مقابلہ میں ان کو چن لیا تھا۔

جب کوئی نعمت کسی قوم کے پاس زیادہ دن تک برقرار رہتی ہے تو وہ اس کو اللہ کا انعام سمجھنے کی بجائے اس کو اپنا حق سمجھنے لگتی ہے اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ جو کچھ ہمیں حاصل ہے یہ ہمارا ذاتی حق ہے جو بہر حال ہمارے پاس رہے گا۔ خواہ ہمارے اندر کتنی ہی کمی کیوں نہ آ جائے۔ آیت میں اسی خیال کی تردید ہے کہ ہمارا انتخاب جان بوجھ کر اور دیکھ بھال کر (علیٰ علم) ہوتا ہے اور

اسی وقت تک رہتا ہے جب تک وہ قوم ذمّہ داریوں کو پوری کرتی اور ان مواقع سے فائدہ اٹھاتی ہے جو اسے حاصل ہیں۔ اور جب اس میں کمی آتی ہے تو اسی لحاظ سے وہ گردش میں مبتلا ہو جاتی ہے پھر اگر سنبھلنے میں کامیاب نہیں ہوتی اور اپنی حالت نہیں درست کرتی تو رفتہ رفتہ وہ ہٹا دی جاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری قوم کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ یہ انتخاب کبھی جان بوجھ کر اور دیکھ بھال کر ہوتا ہے۔

۲ے دنیوی سزا سے بچنے کے لئے عام طور سے یہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں (۱) کوئی کسی کی طرف سے کچھ دے دلا کر کام نکال دے (۲) بڑی سفارش پہونچا دے (۳) جرمانہ ادا کر دے۔ (۴) زور و زبردستی سے مدد کی کوئی اور شکل نکال لے۔ آخرت کی سزا سے بچنے کے لئے ان میں سے نہ کسی طریقہ کا وجود ہوگا۔ اور نہ وہ کارگر ہو سکے گا۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ تا عَظِيْمٌ

"اور جب ہم نے تمہیں فرعونیوں کے شکنجہ سے نجات دی[1]۔ وہ تمہیں بری طرح عذاب کا مزہ چکھاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی[2]"

لے بنی اسرائیل کو اب ان کی پچھلی تاریخ کے واقعات یاد دلائے جا رہے ہیں تفصیل اس لئے نہیں بیان کی کہ یہ واقعات ان میں عام طور سے مشہور تھے اور ان پر فخر کرتے تھے۔

قوموں کو اٹھانے اور ان کو ترقی کی راہ پر لگانے میں ان کی پچھلی شاندار تاریخ کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ قوم کو اس کا کھویا ہوا مقام یاد دلایا جاتا ہے۔ اس کی حمیت و غیرت کو ابھارا جاتا ہے اور اس میں جوش و جذبہ اور حوصلہ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اسی بناء پر کوئی قوم شاندار تاریخ کو بھول کر اپنی بنیادوں پر ترقی نہیں کر سکتی ہے۔

۲ے حکومت کا ظلم و ستم قومی زندگی کو آگے بڑھانے اور اس کو ترقی دینے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ پھر مردوں کو زندگی اور ترقی کی راہوں سے محروم کر دینا اور عورتوں کو زندگی اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا اسمیں کسی بھی قوم کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ پھر وہ قوم جو پس ماندہ ہو اور جس کو زندہ رہنے اور ترقی کرنے کے لئے قدم قدم پر مدد اور سہارا کی ضرورت ہو۔ اس کے لئے تو یہ صورت حال اور زیادہ عذاب جان بنتی ہے۔

(باقی صفحہ ۴۶ پر)